حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ

رمضان مبارک سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی ہدایات

رسول اللہ ﷺ کا دستور و معمول تھا کہ رمضان المبارک کی آمد پر آپؐ اس کی برکات سے فائدہ اٹھانے کیلئے صحابہ کرامؓ کو خصوصی ہدایات دیتے تھے۔ اس سلسلہ کے آپ کے چند خطبے حدیث کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔ ان میں سے ایک بہت مختصر اور جامع خطبہ وہ ہے جو طبرانی نے مشہور صحابی حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کیا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:

''ایک دفعہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا' لوگو! ماہ رمضان آ گیا ہے' یہ بڑی برکت والا مہینہ ہے' اللہ تعالیٰ اس میں اپنے خاص فضل و کرم سے تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے اور اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ خطاؤں کو معاف اور دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور اس مہینے میں نیکیوں اور عبادتوں کی طرف تمہاری رغبت اور سبقت کو ملاحظہ فرماتا ہے۔ اور مفاخرت و مسرت کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھی دکھلاتا ہے' پس اے لوگو ان مبارک دنوں میں اللہ پاک کو اپنی طرف سے نیکیاں ہی دکھاؤ (یعنی عبادات اور دوسرے نیک اعمال کی کثرت کرو) بلاشبہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو رحمتوں والے اس مہینہ میں بھی خداوند رحیم و کریم کی رحمت سے محروم رہے۔''

سبحان اللہ! کیسے خوش نصیب ہیں وہ بندے جن کا آقا مولا ان کو روزے کی بھوک و پیاس کی حالت میں نماز پڑھتے یا قرآن پاک کی تلاوت' یا ذکر و تسبیح' یا دعا میں مشغول' یا رات کو تراویح میں رکوع و سجود اور قیام و قعود کرتے یا پچھلے پہر نماز تہجد پڑھتے اور اپنے حضور میں روتے گڑگڑاتے دیکھے' اور اپنے درباری فرشتوں سے فرماتے کہ ہمارے اس بندے کو دیکھو ہماری رضا و بخشش کی طلب میں اس کا کیا حال ہے۔

یوں تو خداوند کریم علیم و بصیر ہے' سب کچھ ہر وقت اس کی نظر میں ہے' لیکن یہ دیکھنا' جسکا اس حدیث شریف میں ذکر فرمایا گیا ہے' ایک خاص قسم کا ہے' یہ وہ نظر عنایت و کرم ہے جسکی طلب و اشتیاق میں اس کے طالب و مشتاق تڑپتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد پہنچ جانے کے بعد آپ کا جو امتی رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ کی یہ نظر کرم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے' اور یہ مہینہ بھی غفلت میں گزار دے۔ بلاشبہ وہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے۔

طبرانی ہی میں ایک دوسری حدیث حضرت انسؓ سے رمضان مبارک ہی سے متعلق روایت کی گئی ہے اس کے آخر میں حضورؐ نے فرمایا۔ ''پھٹکار اس شخص پر جس نے رمضان کا مہینہ پالیا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی'' (یعنی اس نے وہ عمل نہیں کیے جن سے اس کی مغفرت اور بخشش کا فیصلہ ہو جاتا)

<u>اس مبارک مہینے کے خاص اعمال ہیں:</u> اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضا اور موعود ثواب و جنت حاصل کرنے کی نیت سے دن کو روزہ رکھنا' اس کے علاوہ حسب توفیق قرآن پاک کی تلاوت' ذکر و دعا' توبہ و استغفار اور دوسرے اعمال صالحہ میں مشغول رہنا' اپنی استطاعت کے مطابق دوسرے ضرورتمند بندوں کی اعانت و خدمت کرنا۔ رات کو تراویح و تہجد اور اس وقت خصوصیت سے دعا و استغفار کا اہتمام کرنا' اپنے لئے بھی مانگنا' اور اللہ کے دوسرے بندوں کے لئے بھی مانگنا۔ ظاہر ہے کہ یہ سب اعمال تجارت اور ملازمت جیسے جائز دنیوی مشاغل کے ساتھ بھی کئے جاسکتے ہیں' صحابہ کرام یہ سب اعمال اپنے دنیوی مشاغل کے ساتھ ہی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سطروں کے لکھنے والے کو بھی پڑھنے والے سب بھائیوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس رمضان مبارک میں ان اعمال کا اہتمام کریں۔ معلوم نہیں ہم میں سے کسی کو آئندہ یہ مبارک مہینہ ملے گا۔

<u>رحمت والے اس مہینے میں کن باتوں سے پرہیز ضروری</u> رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان میں اور روزہ کی حالت مین بعض باتوں سے پرہیز کی بھی خاص طور سے ہدایت اور تاکید فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا روزہ ہو تو وہ کوئی بے ہودہ بات نہ کرے اور شور و شغب بھی نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا کرنے لگا تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں'' (یعنی میری زبان کا بھی روزہ ہے' میں تم کو جواب بھی نہیں دوں گا) ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے غلط کاموں سے پرہیز نہ کرے تو اللہ کو اسکے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی پروا نہیں'' (یعنی اسکا روزہ عند اللہ روزہ نہیں) ایک اور حدیث میں ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''بہت سے روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے روزہ کا حاصل بھوک پیاس کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا'' (یعنی زبان وغیرہ کی بے احتیاطیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے ان کا روزہ قابل قبول نہیں ہوتا اور اس کے نتیجہ میں بس اس دنیا کی بھوک پیاس ہی ان کے حصہ میں آتی ہے' آخرت میں ان کا یہ روپیہ کھوٹا سکہ ثابت ہوگا' وہاں کچھ حاصل نہ ہو سکے گا۔) ایک دوسری حدیث میں زیادہ وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا گیا ہے: ''روزہ صرف کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں ہے بلکہ بیہودہ کاموں اور بری باتوں سے بھی اپنے نفس کو روکے رکھے تو حقیقی روزہ ہے'' اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو رسول اللہ ﷺ کی ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

<u>رمضان مبارک کے سلسلہ میں ہماری غلطیاں جن کی اصلاح ضروری ہے:</u> بعض شہروں اور بستیوں میں رواج ہے کہ سحر کے وقت (یعنی صبح صادق سے گھنٹہ دو گھنٹے پہلے سے صبح صادق کے وقت تک) گا کر نظمیں پڑھنے والی پارٹیاں سڑکوں پر اور گلیوں میں گشت کرتی ہیں' ان کے ساتھ تماش بینوں کا اچھا خاصا مجمع بھی ہوتا ہے' رمضان مبارک میں یہی وقت آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا خاص وقت ہے' جو لوگ اس وقت سڑکوں پر اس طرح گشت کرتے ہیں وہ اپنے کو اس وقت کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم کرتے ہی ہیں لیکن اللہ کے جو بندے نماز یا قرآن پاک کی

تلاوت یا ذکر و دعا اور مناجات و مراقبہ جیسے اعمال میں اس وقت مشغول ہوتے ہیں یہ اُن کے اِن اعمال میں بھی خلل ڈالتے ہیں' اور ان کو تکلیف پہونچاتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان میں وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جو عملی زندگی میں روزہ نماز سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ یہ لوگ اپنے عمل سے غیر مسلموں کو یہ بتلاتے ہیں کہ رمضان کے مہینے میں اس طرح گانا اور سڑکوں پر گشت کرنا بھی ایک اسلامی عمل ہے۔ بلاشبہ یہ سب شیطان کا کھیل ہے' اور ہمارے یہ بھائی ناسمجھی سے اس کے آلہ کار بنتے ہیں۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ کی روح پاک کو اپنے امتیوں کے اس طرح کے غلط کاموں سے شدید اذیت اور تکلیف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو اس بات کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح کا ایک غلط رواج یہ ہے کہ بعض مقامات پر ہمارے بعض بھائی صبح صادق سے گھنٹوں پہلے سے سڑکوں پر اور گلیوں میں چیخ چیخ کر لوگوں کو جگاتے ہیں' آواز لگاتے ہیں کہ اب اتنا وقت ہوگیا ہے اب یہ وقت ہوگیا ہے' ہمارے یہ بھائی ناواقفی سے غالباً اس کو نیکی اور ثواب کا کام سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اور ان کی شریعت نے اس کا حکم نہیں دیا اور ظاہر ہے کہ سڑکوں پر اور گلیوں میں اس طرح چلانے سے بھی ان بندوں کی نماز دعا و مناجات اور توجہ الی اللہ میں خلل پڑتا ہے۔ جو اس وقت ان مبارک اعمال میں مشغول ہوتے ہیں' اس کے علاوہ بعض لوگ ایسے حال میں ہوتے ہیں کہ ان کے لئے کسی وجہ سے اس وقت سونا ضروری ہوتا ہے۔ سڑکوں پر اور گلیوں میں چیخنے چلانے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ گناہ کی بات ہے۔ بہر حال سڑکوں پر اور گلیوں میں گھوم گھوم کر اس طرح چیخنا چلانا ہرگز دین کا کام نہیں ہے۔ اسی لئے نہ کوئی عالم دین یہ کام کرتا ہے اور نہ دوسروں کو اس کی تعلیم و ترغیب دیتا ہے۔ ہاں اگر کسی بھائی نے آپ سے کہہ دیا ہے کہ فلاں وقت مجھے آپ جگا دیا کریں تو ان کے گھر جا کر آواز دینا اور جگانا صحیح اور نیک کام ہوگا اور اس پر انشاء اللہ آپ کو ثواب ملے گا۔

اسی طرح رمضان مبارک میں ہمارے بعض بھائی مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے ٹھیک اسی وقت جو توجہ الی اللہ نماز اور دعا کا وقت ہوتا ہے' نظمیں سناتے یا تقریر فرماتے یا کسی کتاب سے کچھ پڑھ کر سناتے ہیں اور بعض بھائی ہر دس منٹ' پانچ منٹ کے بعد اعلان فرماتے ہیں کہ اب یہ وقت ہوگیا ہے' اب اتنے منٹ باقی ہیں! بس اللہ ہی جانتا ہے کہ ان چیزوں سے اس کے ان بندوں کی نماز' دعا' مناجات اور توجہ الی اللہ میں کتنا خلل پڑتا ہے' اور ان کو کیسی روحانی اذیت ہوتی ہے' جو اس وقت ان اعمال و احوال میں مشغول ہوتے ہیں' حالانکہ ان میں سے کسی بات کا بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک اور ان کی شریعت نے حکم نہیں دیا ہے' یاد رہے دینی اعمال جن پر ثواب کی امید ہے بس وہی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول پاک ﷺ نے حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور ہمارے سب بھائیوں کو توفیق عطا فرمائے کہ رمضان المبارک میں ہم اپنے کو ان مبارک اعمال میں مشغول کریں جنکی رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ہدایت فرمائی ہے اور اس مبارک مہینہ کے ایک ایک لمحہ کی قدر کریں۔